اداریہ

محمد الیاس خان

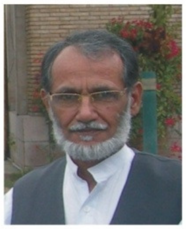

تغیر پذیر انسانی زندگی اور معاشرے میں ہمیشہ سے نت نئے سیاسی، معاشرتی، معاشی، اخلاقی اور ثقافتی حتیٰ کہ عبادات سے متعلق مسائل سامنے آتے رہتے ہیں، شرعی حوالے سے ان کا حل دریافت کرنا امت مسلمہ کا اجتماعی فریضہ ہے۔ جس کو اہل علم وفضل پورا کرتے رہتے ہیں، عصر حاضر میں مختلف حوالوں سے تیز رفتار ترقی اور ہمہ گیر تبدیلیوں کے باعث پیش آمدہ جدید حل طلب مسائل کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے اور حل تلاش کرنے میں پیچیدگیاں بھی زیادہ ہوگئی ہیں تاہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر افراد اور ادارے اپنی علمی استعداد و صلاحیت کے مطابق ان مسائل کا ایسا حل تلاش کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں جو کتاب وسنت سے مستنبط اور عصر حاضر میں قابل فہم اور قابل عمل بھی ہو۔ اسلامی نظریاتی کونسل تمام مکاتب فکر کے نمائندوں پر مشتمل ایک ایسا آئینی ادارہ ہے جو آئینی حدود میں رہتے ہوئے قرآن وسنت کے منضبط اصولوں کی روشنی میں، بالخصوص قانونی مسائل کا قابل عمل حل سفارشات کی شکل میں پیش کرتا ہے۔

رسالہ ''اجتہاد'' کونسل کا علمی وفکری رسالہ ہے جو کونسل کی کاوشوں کے ساتھ ساتھ دیگر جہات سے اجتہادی حوالوں سے کی جانے والی فکری وعملی کاوشوں کو آسان پیرائے میں قارئین کی خدمت میں دعوتِ فکر فکر کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ مضامین میں پیش کی جانے والی آراء سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ کسی بھی مسئلہ سے متعلق ادارے کا موقف وہی ہوتا ہے جو کونسل سفارشات کی شکل میں پیش کرتی ہے اور جو کونسل کی سالانہ رپورٹوں میں شائع ہوتا ہے۔ کونسل کی یہ سفارشات رسالہ اجتہاد میں بھی شائع کی جاتی ہیں۔

رسالہ اجتھاد کا آٹھواں شمارہ قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے جس میں اہل علم نے مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جن میں عائلی مسائل، شریعت اسلامی کی مختلف جہتیں، امن و رواداری اور معاشرتی اور تہذیبی مسائل کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ عائلی مسائل کے موضوع پر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج اور جناب مفتی محمد ابراہیم قادری کے مضامین اہم ہیں۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج نے اپنے مضمون میں خلع اور فسخ نکاح میں عدالت کے فیصلہ کن کردار کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ جناب مفتی محمد ابراہیم قادری نے اپنے مضمون میں اسلامی احکام کی روشنی میں ایک مجلس میں تین طلاقوں کو قابل تعزیر جرم قرار دیا ہے اور اس کے رجحان کے خاتمہ کے لئے تجاویز پیش کی ہیں۔

شریعت اسلامی سے متعلق مختلف جہتوں پر مولانا ابوالفتح محمد یوسف، مولانا محمد صدیق ہزاروی اور ڈاکٹر انعام اللہ کے مضامین قابل مطالعہ ہیں۔ مولانا ابوالفتح محمد یوسف نے اپنے مضامین میں اس بات کو واضح کیا ہے کہ حد رجم قرآن وسنت اور اجماع امت کے تعامل سے ثابت ہے اور اس کا مقصد اسلامی معاشرے کو زنا اور فحاشی سے پاک کرنا ہے۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی نے اپنے مضمون میں فقہہ اسلامی کے اہم متون کے حوالے سے اسلامی نظام عدل پر روشنی ڈالی ہے اور اسلامی نظام عدل کے اساسیات اور صیغہ قضاۃ کے آداب کو بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر انعام اللہ نے اپنے مضمون میں ایام حج میں منیٰ میں قصر اور اتمام کے بارے میں فقہی دلائل کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ مکہ مکرمہ اور منیٰ ایک شہر نہیں لہذا ان میں قصر کے احکام لاگو ہونگے۔

امن و رواداری کے موضوع پرحافظ محمد خالد سیف ،ڈاکٹر لطف الرحمٰن فاروقی اور ذیشان سرور کے مضامین قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔ جناب حافظ محمد خالدسیف نے اپنے مضمون میں اسلام کے حوالے سے دہشت گردی کے فکری مغالطوں کا تجزیہ کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے اور حالت جنگ میں بھی انسانیت کو امن و سلامتی اورحسن سلوک کا پیغام دیتاہے۔

جناب ڈاکٹر لطف الرحمٰن فاروقی نے اپنے مضمون میں قرآن و سنت کی روشنی میں مذہبی رواداری کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ اسلام ہی تھا جس نے بنی نوع انسان کو سب سے پہلے یہ پیغام دیا کہ دین نہ قومی ہے نہ نسلی،نہ انفرادی نہ اجتماعی بلکہ خالصتاً انسانی ہے اور اس کا مقصد باوجود تمام فطری امتیازات کے عالم بشریت کو متحد و منظّم کرنا ہے۔

جناب ذیشان سرور نے اپنے مضمون میں بین المذاہب مکالمے کے اصولوں کا قرآن کریم کی روشنی میں جائزہ لیتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ کتاب اللہ نے بین المذاہب مکالمے کے لئے نہایت زرین اصول دیئے ہیں جن پر عمل کر کے ہم دنیا میں امن اور باہمی رواداری کے لئے جاری جدوجہد کو مؤثر طور پر کامیاب بنا سکتے ہیں۔

معاشرتی اورتہذیبی مسائل کے موضوعات پر جناب مبشر نذیر، ریحان احمد یوسفی اور طالب محسن کے مضامین قارئین کی نذر ہیں۔ جناب مبشر نذیر نے اپنے مضمون میں ’الحادِ جدید‘ کے مسلم اور مغربی معاشروں پر اثرات کے حوالے سے تحقیقی اور پُر مغز بحث کرتے ہوئے ’الحادِ جدید‘ کی تاریخ، اثرات اور نتائج کو بیان کیا ہے۔جناب ریحان احمد یوسفی نے اپنے مضمون میں شادی بیاہ کے مسائل کے حوالے سے پیدا ہونے والے عوامل،ان کے نتائج اور حل کے لئے تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ نکاح اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے لیکن ہمارے معاشرے میں اس نعمت کو زحمت بنا دیا گیا ہے۔

جناب طالب محسن نے اپنے مضمون میں اس بات پر زور دیا ہے کہ معاشرے کی تعمیر میں ذرائع ابلاغ کا کردار غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے لہٰذا معاشرے کے مقتدر طبقات اور ارباب اختیار کے لئے لازم ہے کہ وہ ان کے اثرات کے بارے میں حساس رہیں اور ان میں رونما ہونے والی خرابیوں کے سدباب کے لئے موزوں اقدامات اٹھائیں۔

مولانا محمد خان شیرانی، پروفیسر ساجد حمید،ڈاکٹر حسین احمد پراچہ کے مضامین / مقالات بھی اپنے اپنے موضوع کے اعتبار سے فکر اور سوچ کے نئے زاویوں سے متعارف کراتے ہیں ۔ مولانا محمد خان شیرانی نے اپنے مضمون میں فکر انسانی کی وحدت پر منطقی اور فکری بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ پوری انسانیت مادہ، نسل اور فکر کے اعتبار سے ایک ہے۔ پروفیسر ساجد حمید نے اپنے مضمون میں جدید تعلیمی اداروں میں دینی تدریس کے نصاب کے حوالے سے اصلاحات پیش کی ہیں۔ ڈاکٹر حسین احمد پراچہ نے اپنے مضمون میں اتحاد امت کو عصر حاضر کی اہم ضرورت قرار دیاہے۔

ادارہ کو مصنفین اور مقالہ نگاروں کی تحریروں کی مثبت اور تعمیری کانٹ چھانٹ کا حق حاصل ہے اور اس کا ان تحریروں میں بیان کردہ آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

علاوہ ازیں اس شمارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات، سرگرمیوں اور مطبوعات کی ایک جھلک بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ ہم اس کاوش پر آپ کی تنقید، تبصروں اور تجاویز کا خیر مقدم کریں گے۔